جمعرات | 16۔جنوری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر13 | جمعرات 6 رمضان۔1417ھ 16 صلح 1376ہش 16 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہئے

محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو۔ سامان بھی عمدہ ہو۔ سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاوے گا(-) دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہئے۔ جب یہ ہو گا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤں سے اسے بچاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم خدا تعالیٰ کو محدود نہیں سمجھتے اور نہ ہی خدا محدود ہو سکتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی نسبت یہ جانتے ہیں کہ جیسا وہ آسمان پر ہے ویسا ہی زمین پر بھی ہے۔ اس کے دو قسم کے تعلق پائے جاتے ہیں ایک عام تعلق جو عام مخلوق کے ساتھ ہے اور ایک دوسرا خاص تعلق جو ان خاص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو پاک کر کے اس کی محبت میں ترقی کرتے ہیں۔ تب وہ ان سے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ان کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ یہ اس میں ایک عجیب بات ہے کہ باوجود دور ہونے کے وہ نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے' وہ بہت ہی قریب ہے مگر پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ جس طرح ایک جسم دوسرے جسم سے قریب ہوتا ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی چیز بھی ہے۔ وہ سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان سچی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس کے وجود پر اس کو اطلاع ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ671)

ولادت باسعادت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اماں جان کی پانچویں نسل کا آغاز

○ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

یہ خبر جماعت میں انتہائی مسرت سے سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13۔جنوری 1997ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے پوتے عزیزم مرزا محمود احمد ابن مرزا مجیب احمد و عزیزہ امتہ الحلیم کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کا پڑنواسہ ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام مرزا اسامہ احمد عطا فرمایا تھا اور میں نے اسی رات خواب میں بچے کا نام بشیر یا بشارت دیکھا تھا۔ چنانچہ تفاؤل کے طور پر بچے کا نام مرزا اسامہ بشیر احمد رکھا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو دین دنیا میں وجیہ بنائے نیک قسمت اور نیک سیرت ہو۔ نومولود خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نرینہ اولاد کی پانچویں نسل کا پہلا فرد ہے جیسا کہ میرے پوتے عزیزم مرزا محمود احمد سے ہی چوتھی نسل کا آغاز ہوا تھا۔ یہ امر بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ نومولود کی والدہ عزیزہ امتہ العلی زینوبیا میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی پوتی اور ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب و امتہ الرقیب بیگم صاحبہ کی صاحبزادی ہیں۔"

قارئین کو یاد ہو گا کہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب و عزیزہ مکرمہ امتہ العلی زینوبیا کی شادی 8 مارچ 1996ء کو منعقد ہوئی تھی اور ان کے نکاح کا اعلان حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جون 1995ئ میں بیت الفضل لندن میں فرمایا تھا۔

خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے۔

یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفتہ وار "لاہور" کے صاحبزادے مکرم یاسر منصور احمد صاحب ناشر ہفت روزہ "لاہور" کو مورخہ 9- جنوری 1997ء بروز جمعرات بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عمار ثاقب رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم مرزا طاہر احمد صاحب سمن آباد لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ نومولود بلند اقبال ہو اور احمدیت اس کا اوڑھنا بچھونا ہو۔

○ محترمہ صفیہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الدین سامی صاحب لندن سے لکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم منیر شہزاد احمد کو مورخہ 11- دسمبر 1996ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود جہاں زیب مکرم خواجہ منیر احمد صاحب محلہ دارالعلوم ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک و خادم دین ہونے کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27- دسمبر 96ء کو مکرم فضل الرحمان صاحب کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولود کا نام خلیل الرحمان عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب آف سرگودھا کا پوتا اور مکرم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ آف گوجرانوالہ کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی بابرکت زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ نوشین ہما صاحبہ بنت مکرم سید ارشد احمد صاحب آف راولپنڈی کا نکاح ہمراہ مکرم ناصر ندیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف فیصل آباد بعوض ایک لاکھ حق مہر مورخہ 96-12-13 کو بعد جمعہ محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بیت الحمد نور مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا عزیزہ نوشین ہما صاحبہ محترم سید احمد شاہ صاحب سابق مربی مغربی افریقہ کی پوتی اور محترم سید مختار احمد صاحب ہاشمی کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- صلح 1376 ھش — 16 - جنوری 1997ء

نیکی فطری جوش سے کی جائے

اپنے اپنے ہی ہوتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ بھائی بھائیوں کے بازو ہوتے ہیں لیکن ہمارے رسم و رواج نے ہمارے احساسات کو بھی غلط' نہج پر ڈال کر اپنوں سے تعلق بڑھانے کی بجائے غیروں سے تعلق بڑھانے کی طرف توجہ زیادہ کر دی ہے۔ اپنوں کو شریکہ بھی کہا جاتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ شریکہ کے لفظ سے جو دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے اور جو ایک دوسرے سے دوری بڑھنے لگتی ہے اس کا عام طور پر کوئی علاج نظر نہیں آتا۔ مدد کے لئے ہم دوسروں کی طرف تو جاتے ہیں لیکن اپنوں کے پاس نہیں آتے۔ مدد کرتے بھی ہیں تو دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ اپنے مدد کے قابل بھی ہوں تو کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیا جاتا ہے۔ یہ بات صرف یک طرفہ نہیں بلکہ دو طرفہ ہے۔ اگر کوئی اپنوں کی مدد کرنی چاہے تو بعض اوقات اپنے بھی اسے برا مناتے ہیں۔ یہ کہہ کر مدد رد کر دیتے ہیں کہ اس نے ہمیں سمجھا ہی کیا ہے آخر ہم میں سے ہی تو ہے۔ اپنے آپ کو بڑا امیر سمجھتا ہے کہ مدد لے کر ہمارے پاس آیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ایسا کہنے والے کسی اور کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور وہاں سے مدد مانگتے ہیں۔ جب انہیں یہ کہا جائے کہ اپنوں کی طرف کیوں نہیں جاتے تو اکثر جواب یہ ملتا ہے چھوڑیئے جی۔ اپنے ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ اپنے ہماری کب پرواہ کرتے ہیں۔ ان کے پاس جا کر ہم اپنے آپ کو بے عزت نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپنے اپنے ہی ہوتے ہیں۔ اگر فطرت مسخ نہ ہو گئی ہو تو اللہ تعالیٰ نے جو قانون بنایا ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اپنوں کو اپنے ہی سمجھیں گے انہیں اپنا قریبی جانیں گے۔ ان کے ساتھ ہمدردی کریں گے بھی اور ان کی طرف سے کی گئی ہمدردی کو قبول بھی کریں گے۔

بعض لوگوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کنبہ پرور ہیں۔ اسے غلط معنوں میں بھی استعمال کر لیا جاتا ہے اور اسے صحیح معنوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کنبہ پروری نہ کرے تو کیا وہ اپنے کنبہ کے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھے۔ غلط طریق پر تو کنبہ پروری نہیں ہونی چاہئے۔ کسی اور کا حق مار کے اپنوں کو حق دینا جن کا حق وہ بنتا نہیں یہ تو کنبہ پروری کی غلط مثال ہے لیکن اگر آپ اپنے بھائیوں کو' بھانجوں کو' بھتیجوں کو اور قریبی رشتہ داروں کو امداد کا مستحق سمجھتے ہیں تو آپ ان کا ہاتھ کیوں نہ پکڑیں۔ آپ انہیں آگے بڑھانے کی کوشش کیوں نہ کریں۔ آپ انہیں چھوڑ کر غیروں کی طرف کیوں توجہ دیں۔ یہ کنبہ پروری بالکل درست ہے اور ہونی چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی رشتے اسی لئے بنائے ہیں کہ ہم ان رشتوں کی پاسداری کریں۔ ماں باپ سے زیادہ قریب اور کون ہو سکتا ہے۔ بہن بھائیوں سے زیادہ قریب اور کون ہو سکتا ہے۔ ان سے آگے بڑھیں تو بھانجوں اور بھتیجوں سے زیادہ قریب اور کون ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ درجہ بدرجہ بھی اپنے رشتہ داروں کو دیکھیں تو وہ ایک لڑی میں پروئے ہوئے محسوس ہوں گے۔ اور لڑی قائم اسی طرح رہتی ہے کہ اس لڑی کو ٹوٹنے نہ دیا جائے۔ اگر لڑی ٹوٹ جائے اور سب لوگ الگ الگ ہو جائیں تو رشتہ داری کیا ہوئی۔

پس رشتہ داری کا پاس رکھنا نہایت ضروری ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بتایا یہ گیا ہے اور یہ کس قدر سچی بات ہے کہ احسان سے بھی اگلا درجہ ایتاء ذی القربیٰ کا ہے۔ آپ لوگوں پر احسان کرتے ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے جو آپ سے نیکی کرتا ہے اس کے ساتھ بھی نیکی کرتے ہیں اور جو آپ سے نیکی نہیں کرتا اس کے ساتھ بھی آپ نیکی کرتے ہیں۔ اور اسی کا نام احسان ہے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے اگر آپ اپنے رشتہ داروں کو بھول جاتے ہیں اور ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ انہیں گرے ہوؤں کو اٹھاتے نہیں۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر آگے نہیں بڑھاتے۔ تو آپ کے دوسرے لوگوں پر احسان کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ سب سے پہلے احسان کے حق دار اپنے لوگ ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اپنے کنبے میں کوئی یتیم ہو تو اس کی پرواہ نہیں کی جاتی کسی اور کنبے کا یتیم ملے تو اس کے لئے ہم سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔ یہ بھی ایتاء ذی القربیٰ کی نفی ہے اور ایتاء ذی القربیٰ کی نفی کرنے والے دوسروں پر احسان بھی کریں تو یقیناً خدا تعالیٰ کی نظر میں ان کی وہ قدر نہیں ہو سکتی جو ایتاء ذی القربیٰ کرنے والوں کی ہو سکتی ہے۔ اور جہاں تک نیکی اور خدمت کرنے کا تعلق ہے اگرچہ سب سے اولیت تو اپنوں کو ہی دی جانی چاہئے لیکن نیکی اور خدمت میں کوئی امتیاز نہیں برتنا چاہئے۔ بغیر کسی امتیاز کے سب لوگوں کے ساتھ نیکی کی جائے۔ اور وہ بھی بغیر کسی اجر یا نفع کی توقع کے۔ طبعی اور فطری جوش کے ساتھ جو نیکی کی جائے گی اس میں انسان کسی سے کوئی نفع حاصل کرنے کی امید نہیں لگاتا۔ یہ نہیں کہتا کہ میں اس کے ساتھ یہ سلوک کروں تو مجھے اس کا یہ فائدہ ہو گا۔ بلکہ وہ نیک سلوک اس لئے کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے کہ طبعی اور فطری جوش کے ساتھ نیکی کی جائے۔

پس آیئے ہم ان باتوں کا خیال رکھیں۔ یہ ہمارے دین کی روح ہے اور ہمارے معاشرے کو بہتر سے بہتر بنانے کے زریں اصول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

سیرۃ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(اولاد کے بارے میں)

اولاد کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواہش و تمنا ایک دنیادار کے حصول و مقاصد کی طرح نہ تھی۔ کہ وہ بہت بڑے عہدہ دار ہوں۔ یا ان کے پاس ڈھیروں ڈھیر سونا اور دنیا کے متاع ہوں۔ آپ کی غرض واحد اور تمنائے اعظم محض یہ تھی۔ کہ وہ خادم دین ہوں۔ یہ امر آپ کی ان دعاؤں سے جو اولاد کے متعلق آپ نے کی ہیں۔ ظاہر ہے۔ اور واقعات بھی اس کی شہادت دیتے ہیں۔ میں اس جگہ دو واقعات لکھوں گا۔ جن میں سے ایک خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے متعلق ہے اور ایک حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے متعلق۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب شروع ہی سے نہایت سادہ مزاج اور مستغنی طبیعت تھے۔ طبیعت بالکل لاابالی واقع ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے واقعات میں ایک واقعہ حضرت اماں جان کی روایت سے بیان کیا ہے۔ کہ

"ایک موقعہ پر جب تم بچے تھے۔ اور شاید دوسری جماعت میں ہو گے۔ کہ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ رفع حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو تم اس وقت ایک چارپائی پر الٹی سیدھی چھلانگیں مار رہے اور قلابازیاں کھا رہے تھے۔ آپ نے دیکھ کر تبسم فرمایا اور کہا دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔ پھر فرمایا۔ اسے ایم۔ اے کرانا"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اب ایم۔ اے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت صاحب کی وفات کے بعد پوری ہونے والی تھی۔ اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد حضرت اماں جان کی زندگی میں ہونے والی تھی۔ میں اس وقت پیشگوئی پر بحث نہیں کرتا ہوں۔ بلکہ اس کی طرف ایک اور نکتہ خیال سے گفتگو کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مقصد ایم۔ اے کرانے سے یہ ہرگز نہ تھا۔ کہ وہ حکومت میں کوئی بڑا عہدہ حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ یا اور کوئی دنیوی مفاد حاصل ہو گا۔ بلکہ حضرت صاحب یہ چاہتے تھے۔ کہ خدمت دین کے لئے بہترین موقعہ ان کو مل سکے گا۔ اس لئے کہ آپ کی اصل تمنا یہی تھی۔ اور آج واقعات اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ غرض اولاد کے متعلق آپ کا منتہائے نظر یہی تھا۔ کہ وہ خادم دین ہوں۔ اب میں ان دونوں واقعات کو درج کرتا ہوں۔ جن کا اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ (۔) آپ کی عملی زندگی کا وہ حصہ بھی عجیب ہے۔ جو آپ اندرون خانہ میں گزارتے ہیں۔ آؤ میں تمہیں آپ کی ایک اندرون خانہ مجلس کے حالات سناؤں۔ یہ وقت بالکل علیحدگی کا ہے۔ جو انسان کی حالت پر پوری روشنی ڈالنے والا ہوتا ہے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امتحان انٹرنس دے کر امرتسر سے واپس آئے ہیں۔ آپ کے متعلق سلسلہ کلام شروع ہوا۔ کسی نے کہا میاں صاحب بہت دبلے ہو گئے ہیں۔ دوسرے نے کہا۔ ان کو اپنی کمزوری کا خیال کر کے سخت فکر لگی ہوئی ہے۔ کہ ایسا نہ ہو فیل ہو جاؤں۔

اس پر حضرت میاں صاحب سے کسی بہت ہی پیار کرنے والے نے کہا۔ کہ آپ دعا کریں کہ پاس ہو جاویں۔ اس پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو کچھ فرمایا۔ وہ آب زر سے بھی لکھا جائے۔ تو اس کی پوری قدر نہیں ہو سکتی۔ یہ فقرات آپ کی اندرونی حالت کا راز ظاہر کئے دیتے ہیں۔ اور آپ کی پاک سیرت کو عیاں کر کے دکھاتے ہیں۔

فرمایا "ہمیں تو ایسی باتوں کی طرف توجہ کرنے سے کراہت پیدا ہوتی ہے۔ ہم ایسی باتوں کے لئے دعا نہیں کرتے۔ ہم کو نہ تو نوکریوں کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہمارا یہ منشاء ہے۔ کہ امتحان اس غرض سے پاس کئے جاویں۔ ہاں اتنی بات ہے کہ یہ علوم متعارفہ میں کسی قدر دستگاہ پیدا کرلیں۔ جو خدمت دین میں کام آئے۔ پاس فیل سے تعلق نہیں۔ اور نہ کوئی غرض"

ان فقرات پر غور کرو۔ کہ کیا کسی دنیادار اور دنیا طلب کے منہ سے نکل سکتے ہیں۔ ایسی حالت اور ایسے وقت میں جبکہ وہ اپنی بیوی بچوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ مریدین اور مخلصین کی کوئی کثیر جماعت اس کے اردگرد نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کی سچائی اور صدق دعویٰ پر کس دلیل کی ضرورت ہے۔ کہ برخلاف ابناء دنیا کے جو اپنے بیٹوں کے لئے ایسی امتحانی منزلوں کے طے کرانے کے لئے کس قدر اضطراب اور قلق ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر قسم کے جائز و ناجائز وسائل تک کے استعمال کرنے سے بھی نہیں ڈرتے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے بیٹے کی نسبت اس رنگ کی دعا سے بھی کراہت کرتے ہیں۔ یہ واقعہ تو آپ کی زندگی میں آج سے بائیس تئیس سال پیشتر کا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی کم فہم اپنی بدنصیبی سے یہ کہہ اٹھے۔ کہ اس وقت چونکہ مخلصین کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔ اور کسی قسم کی کوئی حاجت اور پرواہ نہیں تھی۔ اس لئے ایسا فرمایا۔ لیکن میں ایک بہت ہی پرانا واقعہ ناظرین کو سناتا ہوں۔ جب کہ نہ یہ سلسلہ تھا۔ اور نہ اس قدر خدام گردوپیش موجود تھے۔ بلکہ تنہائی کی زندگی آپ بسر کر رہے تھے۔ اور گوشہ گمنامی میں اپنے محبوب و مولا سے راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے تھے۔

اس وقت جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب حال پنشنر ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ امتحان تحصیل داری میں شریک ہوئے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی۔ عصر کی عبادت کا وقت تھا۔ آپ وضو کر رہے تھے۔ اس وقت مرزا سلطان احمد کا عریضہ ملا۔ آپ نے وضو کر کے اسے دیکھا۔ اور نہایت نفرت اور کراہت کے ساتھ اسے چاک کر کے پھینک دیا۔ اور فرمایا۔

"میں ایسی باتوں کے لئے دعا نہیں کرتا۔ مجھے ایسے امور کے لئے دعا کرنے سے نفرت آتی ہے" اس کے بعد معاً آپ کو (الٰہی بشارت ملی) کہ پاس ہو جائے گا۔ یہ خدا کا فضل تھا۔

غرض جہاں تک آپ کی لائف میں نظر کرتے جاویں۔ اس قسم کے ہزاروں واقعات ملیں گے۔ مخدوم الملت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب روایت فرماتے ہیں۔ کہ میاں محمود والا واقعہ سن کر میرے دل میں (۔) اور بھی زیادہ مضبوط ایمان ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ جیسا میں ہر موقعہ پر دیکھتا ہوں۔ اس موقعہ پر بھی وہی تجربہ سچا ثابت ہوا۔ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیش نظر دین اور اعلاء دین ہی ہے۔ محض دنیا کی طرف نہ کبھی توجہ ہوئی ہے۔ اور نہ کبھی متوجہ ہونا پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن فرمایا۔ کہ

"جب کوئی شخص محض دنیا کے لئے درخواست کرتا ہے۔ طبیعت میں بہت کراہت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جب کسی کی درخواست خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ یا کوئی شخص کسی ابتلاء میں محض دین کی خاطر مبتلاء ہوتا ہے اور ستایا جاتا ہے۔ اس وقت دعا کے لئے بے اختیار تحریک پیدا ہوتی ہے۔"

اس وقت کسی کو کیا معلوم تھا۔ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت کا یہ واقعہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے لئے ایک (خبر) کا رنگ رکھے گا۔ حضرت میاں صاحب اس امتحان میں فیل ہوئے اور خدا کے حضور کامیاب ہو گئے۔

خدا تعالیٰ نے دعوت الی اللہ و اشاعت دین کا آپ سے وہ کام لیا۔ جو آج ہم سب دیکھ رہے ہیں۔ اور خدا کا شکر اور اس کی حمد ہے۔ کہ ہم اس کے خدام میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس اولوالعزم کے ارادوں میں برکت دے۔ آمین۔

○○○

ایک اچھی بات

جو شخص نری دعا کرتا ہے اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا جیسے کسان۔ بیج بو کر اگر جدوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔

تلقینِ عمل

میں نے اپنی امامت کے ابتدائی ایام میں جب کام شروع کیا تھا تو میرے ساتھ صرف چند ہی نوجوان رہ گئے تھے۔ اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو قابل اور ہوشیار سمجھتے تھے سب لاہور چلے گئے تھے اور ہمارے متعلق خیال کرتے تھے کہ یہ کم علم اور ناتجربہ کار لوگ ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ وہی لوگ جن کو وہ ناتجربہ کار سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں سے ایسا کام لیا کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے اس وقت میری عمر 26 سال تھی میاں بشیر احمد صاحب کی عمر اکیس ساڑھے اکیس سال کی تھی اسی طرح ہمارے سارے آدمی بیس اور تیس سال کے درمیان تھے۔ مگر ہم سب نے کوشش کی اور محنت سے کام کیا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے جماعت کے کام کو سنبھال لیا۔ اسی طرح اب بھی نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ سلسلے کی خدمت کا تہیہ کرلیں اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کریں اگر کسی نے صرف بی۔ اے یا ایم۔ اے کرلیا اور دینی تعلیم سے کورا رہا تو ہمیں اس کی دنیوی تعلیم کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ غیر مبایعین کے الگ ہونے کے بعد میرے ساتھ جتنے نوجوان رہ گئے تھے وہ کالجوں میں بھی پڑھتے تھے مگر وقت نکال کر دینی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور صوفی غلام محمد صاحب اپنے پرائیویٹ اوقات میں دینی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے ایم اے اور بی۔ اے۔ بھی کرلیا اور دینی تعلیم بھی مکمل کرلی۔ میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی ہم پوری طرح اس طرف توجہ دیں تو چند سال کے بعد ہی ہمیں ایسے مخلص نوجوان ملنے شروع ہو جائیں گے جو انجمن اور تحریک کے کاموں کو سنبھال سکیں گے۔ پس سلسلے کی ضروریات اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے حوصلوں کو بلند کرو۔ اگر انسان کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے ہی اپنے حوصلہ کو گرا دے اور سمجھے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا تو یہ اس کی غلطی ہوتی ہے۔ بے شک ایک انسان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ دنیا کو ہلا سکے لیکن وہ ہلانے کا ارادہ تو کر سکتا ہے۔ اگر تم اپنے حوصلوں کو بلند کرو گے اور سستی اور غفلت کو چھوڑ کر اپنے اندر چستی پیدا کرو گے تو تھوڑے عرصہ میں ہی تم میں سے کئی نوجوان ایسے نکلیں گے جو پہلوں کی جگہ لے سکیں گے۔ میں نے تحریک جدید میں نوجوانوں کو لگا کر دیکھا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ بلکہ شروع میں میں جن کے متعلق سمجھتا تھا کہ ممکن ہے وہ اس کام کے اہل ثابت نہ ہو سکیں انہوں نے بھی جب محنت کی تو اپنے کام کو سنبھال لیا۔ اور اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے اندر عزم تھا۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ ہر ممکن کوشش کے ساتھ دین کی خدمت کریں گے۔ آئندہ بھی ہماری جماعت کے نوجوانوں کو اپنی زندگیاں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر خواجہ مسعود

بشکریہ دی نیوز 23-دسمبر 1996ء

سلام - دو دنیاؤں کا انسان

ڈاکٹر سلام اب ہم میں موجود نہیں ہیں۔ وہ زندہ جاوید ہو گئے ہیں۔ پرومیتھیس نے آسمانوں سے انسانیت کی بہبود کے لئے آگ چرائی اور اولیمپس دیوتاؤں نے اسے اس طرح سزا دی کہ اسے چٹانوں کے ساتھ باندھ کر گدھوں کے تشدد کے حوالہ کر دیا۔ سلام نے قدرت کی چار طاقتوں میں سے دو کو متحدہ کر کے سائنسی طور پر وحدت (Unity of Being) کی تھیوری کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور اسے بھی خود جلاوطنی کی اذیت برداشت کرنی پڑی۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ ایسے مذہبی اعتقادات رکھتے تھے جو ان کے ہم وطنوں کی اکثریت کے اعتقادات سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن اس اکثریت نے قرآن مجید کا وہ حکم بھلا دیا تھا جس میں کہا گیا ہے کہ تمہارا مذہب تمہارے لئے اور میرا مذہب میرے لئے۔ اور کہ دین میں کوئی جبر جائز نہیں ہے۔

وہ ایک دانا سائنس دان تھا۔ انہوں نے اپنی غیر معمولی ذہنی قابلیت کے بل بوتے پر اس خلا کو پورا کر دکھایا جس کو سی۔ پی۔ سنو نے سائنس اور انسانیت کے درمیان ایک خلا کہا تھا۔ اس طرح سے انہوں نے نہ صرف فزکس کو اس کی موجودہ بلندی تک پہنچایا بلکہ ان کے بڑے مسائل کو بھی حل کیا جو سائنس کے معاشرے پر اثرات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور خاص طور پر تیسری دنیا کے معاشرے پر۔ بلاشبہ وہ ایک بہت بڑے سائنس دان تھے۔ بلکہ یوں کہئے کہ بیسویں صدی نے جتنے بھی عظیم سائنس دان پیدا کئے ہیں وہ ان میں سے ایک تھے۔ لیکن وہ ایک عظیم انسان بھی تھے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ نوبل پرائز جیسے بڑے انعامات صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہیں۔ اور خدا کے نام پر ہی ان کو صرف کیا جانا چاہئے۔ وہ جس بات پر ایمان رکھتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے اس فلسفہ پر تمام عمر عمل کیا۔ اور اپنے تمام بڑے بڑے انعامات کو اسی طرح خرچ کیا۔ ان انعامات میں ایٹمز برائے امن ایوارڈ مالیتی تیس ہزار ڈالر۔ نوبل پرائز۔ مالیتی چھیاسٹھ ہزار ڈالر۔ بارسلونا پرائز مالیتی ایک لاکھ ڈالر۔ اور ایڈنبرا پرائز مالیتی پانچ ہزار ڈالر شامل تھے۔ اور ان تمام کی رقومات کو اسی طرح دے دیا گیا۔ اقبال کا یہ مجسم "استغناء" یقیناً ایک ولی تھا۔ وہ پاکستان سے اپنے دل و جان سے پیار کرتے تھے جب کوئی انہیں بتاتا کہ وہ پاکستان سے آیا ہے تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہو جاتیں۔ جب انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس کے قیام کا سوال اٹھا۔ تو انہوں نے تمام دنیا کے ملکوں کے مقابلہ میں پاکستان کو ترجیح دی۔ انہوں نے پاکستانی گورنمنٹ سے استدعا کی اور جذباتی رنگ میں اپیلیں کیں کہ وہ صرف ایک ملین ڈالر مہیا کر دیں۔ انہوں نے کہا باقی رقم کا وہ خود ہی بندوبست کر لیں گے۔ لیکن ان کی تمام اپیلیں صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔ اٹلی کی حکومت نے آگے بڑھ کر کہا کہ وہ اس پراجیکٹ کا تمام بل خود ادا کریں گے۔ اس طرح آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی۔ ٹریسٹ میں قائم ہو گیا۔ ان کے بلانے پر نوبل لارئیٹ سائنس دان جوق در جوق وہاں لیکچر دینے اور سیمینارز میں حصہ لینے کے لئے آتے۔ اس ادارے کے 25 سالہ قیام کے دوران صرف تیسری دنیا کے تقریباً پچیس ہزار فزکس کے سائنس دانوں نے یہاں دئے گئے ریفریشر کورسز سے فائدہ اٹھایا۔ اگر آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی۔ کا ادارہ اسلام آباد میں قائم ہو جاتا تو اس سائنسی انقلاب کا اندازہ لگایئے جو اس ادارے کی وجہ سے پاکستان میں آجاتا۔

نوبل پرائز دئے جانے کی تقریب پر ڈاکٹر سلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ ایک پاکستانی کے طور پر جانے اور پہچانے جائیں۔ اس موقعہ پر ان کا لباس اچکن، پگڑی، جس پر سیدھا طرہ بھی اٹھا ہوا تھا' اور سنہرے کام والے کھسے (جوتے) پر مشتمل تھا۔ جب یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر احمد موہا تار کی جگہ لینے کی دوڑ لگی ہوئی تھی تو اس وقت کی پاکستان کی حکومت نے صاحبزادہ یعقوب علی خان کو ڈاکٹر سلام پر ترجیح دی حالانکہ ڈاکٹر سلام کی کامیابی یقینی تھی۔ کیونکہ وہ اس عہدے کے لئے تمام شرائط پر پورا اترتے تھے۔ ان شرائط میں اس میدان میں بین الاقوامی سطح کا عالم ہونا اور خصوصی طور پر نوبل پرائز کا حامل ہونا بین الاقوامی برادری میں اور خاص طور پر تیسری دنیا میں نمایاں قابلیت' تعلیم' سائنس اور کلچر کے سلسلے میں سیاسی پہلوؤں سے آگاہی وغیرہ شامل تھیں۔

ڈاکٹر سلام ایک ایسے انسان تھے جنہوں نے اس میدان میں مغرب اور مشرق کے درمیان بڑے متوازن طریق پر اثر قائم کیا ہوا تھا (اور ان کی ذات سویت یونین کے لئے بھی قابل قبول تھی)

اٹلی کی حکومت نے اس عہدے کے لئے ڈاکٹر سلام کو اپنی طرف سے نامزد کرنے کی پیش کش کی۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہوتا کہ انہیں اپنی پاکستانی شہریت تبدیل کرنی پڑتی۔ لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ صرف ایک پاکستانی کے طور پر ہی زندہ رہنا اور مرنا چاہتے تھے۔

سلام نے فزکس کے سب سے زیادہ اہم مضمون کو چنا۔ یہ ایک ہمالیہ جیسا عظیم کام تھا جس کے لئے ناقابل یقین ذہانت' پیش بینی' اور طاقت کی ضرورت تھی۔ ڈاکٹر سلام نے اس چیلنج کو قبول کیا۔

ڈاکٹر سلام نے یہ مشکل سفر امید اور یقین کا زاد راہ لے کر شروع کیا کیونکہ ان کے دماغ پر وحدت (Unity of Being) کا فلسفہ پہلے ہی ثبت تھا۔ فزکس پچھلے تین سو سال سے اسی سمت میں متواتر آگے بڑھ رہی تھی۔ نیوٹن نے فلکیاتی کشش ثقل (Terrestial gravity) اور زمینی کشش ثقل کی شناخت کی اور ان دونوں کو متحد کیا۔ میکسویل نے بجلی اور میگنٹ ازم کی طاقتوں کو متحدہ کیا۔ آئن سٹائن نے 1905ء میں خلا اور زمانہ کے تصور کو یکجا کیا۔ اور 1916ء میں اس نے ظاہر کیا کہ نیوٹن کی تھیوری یونائیٹڈ سپیس ٹائم کا اظہار کرتی ہے۔

بنیادی طور پر چار طاقتیں ہیں۔ کشش ثقل۔ الیکٹرومیگنیٹک طاقت۔ کمزور نیوکلیائی طاقت اور طاقتور نیوکلیائی طاقت۔ 1967ء میں سلام اور وائن برگ نے کمزور اور الیکٹرومیگنیٹک طاقتوں کے اتحاد کی تھیوری پیش کی۔ ہوفٹ اور لی نے 1971ء میں اس تھیوری کو ریاضیاتی طور پر ثابت کیا۔ سلام وائن برگ ماڈل کی ٹیلر نے تجرباتی طور پر توثیق کی اس طرح سے آئن سٹائن کے متحدہ فیلڈ تھیوری کے خواب کی تعبیر مزید ایک قدم آگے بڑھی سلام کو فزکس میں اس عظیم کام کے لئے نوبل پرائز دیا گیا۔

پس انسانیت کا قافلہ اسی طرح آگے چلتا رہتا ہے۔ ہمیشہ اس مطلق سچائی کے نزدیک سے نزدیک تر ہوتا ہوا۔ لیکن کبھی اس کو پا نہیں سکا۔

اس انعام کے حاصل کر لینے سے سلام کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ وہ عجز و انکسار کی ایک تصویر معلوم ہوتے تھے جب انہوں نے کہا کہ اگر ذہنی قابلیتوں کو کسی ایسے طریقہ سے ترتیب دیا جا سکے جیسا کہ کتوں کے شو میں کیا جاتا ہے تو مجھے یقین نہیں کہ میں اس میں حوصلہ افزائی کا انعام بھی حاصل کر سکوں۔ وہ ہمیشہ سفر میں رہتے تھے اسلامی ممالک کے لئے انہوں نے ایک کامن ویلتھ آف سائنس کا خیال پیش کیا۔ انہوں نے مسلم ممالک کے بڑے بڑے حکمرانوں سے اپیل کی کہ یہ کوئی بے فائدہ خواب نہیں ہے کیونکہ اسلامی سائنس کے عروج کے دوران ابن الہیثم جو کہ ایک ممتاز فزکس کا سائنس دان تھا اپنے پیدائشی وطن بصرہ سے جو کہ اس وقت عباسی خلیفہ کی سلطنت میں تھا اس کے مخالف فاطمی خلیفہ کے دربار میں جا سکتا تھا اس یقین کے ساتھ کہ باوجود دونوں سلطنتوں کے آپس میں شدید سیاسی اور فرقہ وارانہ اختلافات کے جو کہ شائد آج کے اختلافات سے کسی طرح کم نہ تھے۔ اسے وہاں عزت اور عقیدت ملے گی۔

لیکن ان کی یہ اپیل صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ جب سلام کا دماغ ریاضی کی مساوات حل کرنے میں مشغول ہوتا تھا تو اس وقت ان کا دل تیسری دنیا کے لوگوں کی غربت کا سوچ کر آٹھ آٹھ آنسو روتا تھا۔

وہ تبدیلیوں کے حق میں تھے لیکن ساتھ ہی ساتھ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے بھی کوشاں رہتے تھے۔

انہوں نے تیسری دنیا کو خبردار کیا کہ وہ صرف ٹیکنالوجی کی درآمد پر ہی انحصار کر کے نہ بیٹھ جائے بلکہ اسے سائنس کو بھی ترقی دینی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس لئے ضروری ہے کہ سائنس وہ درخت ہے جس پر ٹیکنالوجی کے پھل لگتے ہیں۔

سلام کے کئی خواب تھے۔ اور وہ تمام مظلوم انسانیت کی بہبود کے لئے تھے۔

(دی نیوز 23۔دسمبر 1996ء)

000

قرارداد تعزیت

بروفات محترم مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

از صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔" (تجلیات الٰہیہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملنے والی اس عظیم الشان خدائی خبر کے ایک نمایاں مصداق محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب دین و دنیا کے لحاظ سے ایک انتہائی خوش نصیب شخصیت تھے۔ نابغۂ روزگار انسانیت کے سچے خادم تھے۔ احمدیت اور ملک و قوم کے مایہ ناز فرزند اور عالمی شہرت کے عظیم الشان سائنسدان تھے۔ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے مخلص احمدی گھرانہ کی پاکیزہ فضا میں آنکھیں کھول کر یہ قابل فخر سپوت ابتدائی کلاسز سے ایم اے تک اول پوزیشن کے ساتھ کامرانیوں کی منزلیں طے کرتا ہوا اپنے عروج کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیمبرج یونیورسٹی کا علمی کورس مختصر عرصہ میں مکمل کر کے میدان علوم و سائنس میں آپ ایک نشان بنتے گئے۔ بے شمار بین الاقوامی انعامات اور ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے آپ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر خوب سے خوب تر کی مثال بنتے گئے۔ 36 یونیورسٹیوں کی طرف سے ڈگریاں' اعزازات اور ایوارڈ حاصل کئے۔ چوبیس اکیڈیمیز اور سوسائٹیوں کے منتخب فیلو بنے۔ تیسری دنیا کے لئے تو آپ کا وجود سائنسی علوم کے احیاء نو کا ذریعہ ثابت ہوا۔ آپ کے قائم کردہ ادارہ سے تیسری دنیا کے ہزاروں سائنس دان فیضیاب ہوئے۔ فزکس میں نوبل انعام آپ کی خداداد غیر معمولی قابلیت کا عظیم اعتراف ہے۔ سینکڑوں مقالات اور تصانیف آپ کی دائمی یادیں ہیں۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات جماعت احمدیہ' ملک و قوم اور انسانیت کے لئے ایک غیر معمولی صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم و قادر اپنے کرم و قدرت سے اس خلاء

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمود مجیب اصغر

محترمہ نجمہ منیر صاحبہ

احباب کرام نے 4 جنوری 1997ء کے الفضل ربوہ کے پرچہ کے اول صفحہ پر پڑھ لیا ہو گا کہ محترمہ نجمہ منیر صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی) 29 اور 30 دسمبر 1996ء کی شب اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔ اور بعد از جنازہ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کی یہ بیوی خاکسار راقم الحروف کی تایا زاد بہن تھیں۔ نام نجم النساء تھا ان کے والد صاحب کا نام میاں عطاء الرحمان صاحب تھا وہ پیدائشی احمدی تھیں۔ دادا حضرت میاں عبدالرحمان صاحب اور پڑدادا حضرت میاں الہ دین صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے جنہوں نے 1898ء میں قادیان جا کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی محترمہ نجم النساء صاحبہ کی والدہ (محترمہ بیگم بی بی صاحبہ) بھی ہمارے داداجان کی بھانجی اور پیدائشی احمدی تھیں۔ اس طرح ہماری یہ بہن راسخ العقیدہ احمدی خاندان میں سے تھیں جنہوں نے خود بھی خدا کے فضل سے تقویٰ کی راہوں پر چل کر اور اعمال صالحہ بجالا کر اپنی زندگی کے دن گزارے ہماری اس تایا زاد بہن کے کئی بہن بھائی بچپن میں ہی کم عمری میں فوت ہوتے رہے اور یہ اپنے والدین کی اولاد میں سے سب سے چھوٹی بیٹی تھیں ان کی ایک ہی اور بہن ہیں جو راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں اور صاحبہ اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ ہماری اس تایا زاد بہن نجم النساء کی زندگی میں کچھ ابتلاء بھی آئے لیکن بڑے صبر اور بلند حوصلہ سے انہوں نے برداشت کیا شروع سے خاموش طبع، ہر ایک کی ہمدرد اور عبادت گزار تھیں۔ مولانا منیر اسماعیل صاحب سے شادی کے بعد ان کی نیکیوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔

پیدائش، ابتدائی تعلیم بھیرہ کی ہے میٹرک کے بعد ٹیچرز ٹریننگ کورس کیا۔ کچھ عرصہ بھیرہ کے مضافات میں ٹیچر بھی رہیں۔ والدین کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ 1974ء کے ابتلاء کے دنوں میں انہوں نے ہم پر بھی بہت احسان کئے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ خاکسار کے والدین اور بیوی بچے حفاظت کے نقطہ نظر سے بیت نور احمدیہ بھیرہ کے پاس ان کے والدین کے اصرار پر ان کے گھر منتقل ہو گئے تھے اس وقت ہماری یہ بہن اپنے والدین کے پاس تھیں۔ نہایت ایثار سے اپنے والدین اور خاکسار کے والدین کی خدمت کرتی رہیں خود بھوکا رہ کر بھی مہمانوں کو کھانا کھلاتیں۔

اپنے والدین کی یکے بعد دیگرے وفات کے بعد ان کا رشتہ مولانا محمد منیر اسماعیل صاحب سے ہوا۔ اپنی بڑی بہن کے گھر (راولپنڈی) سے رخصت ہوئیں اور اس کے بعد سے ان کا قیام ربوہ میں رہا۔ ربوہ میں ان کی زندگی اپنے میاں کا ہاتھ بٹانے اور عبادات میں رہتے ہوئے اور خاموشی سے گزرا۔ کبھی بیت المبارک میں آتے جاتے ملاقات ہو جاتی کبھی مولوی صاحب کے ساتھ ہمارے گھر تشریف لاتیں اور کبھی بہشتی مقبرہ دعا کے لئے جاتے ہوئے اتفاق سے ملاقات ہو جاتی۔ ہر غمی اور خوشی کے موقع پر ہمارے ہاں ضرور تشریف لے آتیں۔ چند بار جلسہ سالانہ قادیان پر بھی گئیں۔

ابھی 27 دسمبر 1996ء کو خاکسار کی ملاقات مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سے ہوئی۔ خاکسار نے پوچھا کہ ہماری بہن نجمہ کا کیا حال ہے؟ فرمانے لگے ٹھیک ہیں خدا کا شکر ہے ربوہ سے 29 دسمبر کو خاکسار روانہ ہوا۔ یہ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ وہ اچانک ہم سے جدا ہو جائیں گی۔ خاکسار نے کوٹ ادو سے 30 دسمبر 1996ء کو گھر فون کیا تو بتایا گیا کہ محترمہ نجمہ منیر صاحبہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وفات پا گئی ہیں۔ ہمارے خاندان کی موجودہ نسل میں سے ان کو سب سے پہلے خدا کی طرف بلاوا آیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

نجمہ منیر صاحبہ کی پیدائش پاکستان بننے کے ایک دو سال بعد ہوئی تھی اندازہ ہے کہ انہوں نے 48 سال عمر پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور ان کے والدین اور خاکسار کے والدین اور ہمارے سب بزرگوں کے درجات اپنے قرب میں بلند کرتا رہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

کو پر فرمائے۔ آپ کو اپنے جوار رحمت میں ارفع مقام سے نوازے اور آپ کے جملہ اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل بخشے۔ (آمین)
مجلس انصاراللہ پاکستان اس صدمہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ آپ کی ہر دو اہلیہ' بچگان' بہن بھائیوں اور عالمگیر جماعت احمدیہ سے تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔
(صدر مجلس انصاراللہ پاکستان)

OOO

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عبدالقیوم ناصر

بشکریہ روزنامہ مساوات لاہور یکم دسمبر 1996ء

عالمی شہرت کے حامل سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام

گزشتہ دنوں عالمی شہرت کے حامل نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام طویل علالت کے بعد لندن میں انتقال کر گئے اور ان کی وصیت کے مطابق ان کی میت کو لندن سے لا کر ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا کیونکہ آپ کا تعلق احمدیہ فرقہ سے تھا جن کو قادیانی کہتے ہیں ڈاکٹر عبدالسلام وہ شخص تھے جنہوں نے نظریہ اضافت کے بانی البرٹ آئن سٹائن کی فزکس کی دریافتوں میں توسیع کی اور یونی فیکیشن آف فورسز کا نظریہ پیش کر کے 1979ء میں نوبل انعام حاصل کیا اور پوری دنیا میں شہرت حاصل کی ان سطور کے ذریعے آپ کا سوانحی خاکہ بیان کرنا مقصود ہے تاکہ قارئین کو ان کی فعال زندگی کے بارے میں کچھ علم ہو سکے۔

پروفیسر عبدالسلام 29۔ جنوری 1926ء کو ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے اور اسی شہر کے ایک مقامی سکول سے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا آپ نے جس سکول میں داخلہ لیا وہاں ٹاٹوں پر بٹھا کر تعلیم دی جاتی تھی اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان دنوں وہاں پر ابھی بجلی بھی نہ تھی ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے جھنگ کالج میں داخلہ لیا آپ ابتداء سے ہی ایک ہونہار اور اعلیٰ درجہ کے ذہین طالب علم تھے مسلسل محنت اور لگن سے کام کرنا آپ کا شعار تھا یہی وجہ تھی کہ 1938ء سے لے کر 1946ء تک آپ نے جو بھی امتحان دیا اس میں پہلی پوزیشن حاصل کی اس کے بعد آپ نے 1946ء میں کیمبرج کالج میں داخلہ لیا اور اپنی قابلیت کی وجہ سے پہلے ہی سال مشہور سمتھ انعام حاصل کیا۔ اس کے بعد 1951ء میں آپ کا تقرر گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور صدر شعبہ ریاضی میں ہوا۔ 1952ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی ڈاکٹر عبدالسلام وہ عظیم انسان تھے جن کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ دنیا کے 57 ممالک نے آپ کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری دے رکھی تھی جو ایک پاکستانی سائنس دان کی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت تھا جب آپ کی عمر صرف 36 سال کی تھی تو آپ کا تقرر بطور پروفیسر امپیریل کالج آف سائنس اور ٹیکنالوجی لندن ہوا۔ جہاں آپ نے اپنے تحقیقی کام کی ریسرچ جاری رکھی اور تیسری دنیا کی سائنسی طور پر رہنمائی کرتے رہے جس کے اعتراف میں دنیا کے پانچوں براعظموں کے بے شمار ممالک نے آپ کو ایوارڈ اور اعزازات دیئے یہ تو تھا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی تعلیمی اور تحقیقی میدان کا تذکرہ اب ذیل میں ڈاکٹر صاحب کی ان خدمات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو آپ نے اپنے ملک پاکستان کے لئے سرانجام دیں۔ 1959ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان میں تعلیمی کمیشن کا مشیر مقرر کیا گیا اس دوران آپ نے بہترین منصوبہ بندی کی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کو فروغ حاصل ہوا بعد ازاں 1961ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کو صدر پاکستان کا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا گیا اور بحیثیت مشیر آپ کی یہ انتہائی کوشش رہی کہ آپ پاکستان میں سائنسی بنیادی ماحول کو قائم کریں اس دوران ڈاکٹر صاحب نے سابق صدر ایوب خاں کو ملک میں ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ لگانے کا بھی مشورہ دیا تھا مگر ایوب خاں نے قومی مفاد کے اس اہم قومی منصوبے کو رد کر دیا تھا آپ بحیثیت مشیر 1975ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے مزید یہ کہ 1991ء سے لے کر 1994ء پاکستان کی خلائی تنظیم سپارکو کے بانی صدر رہے اب کچھ تذکرہ آپ کی عالمی خدمات کا کیا جاتا ہے آپ کے دل میں شروع سے ہی یہ تڑپ تھی کہ سائنسی تحقیق کا ایک عالمی مرکز قائم ہو جہاں پاکستان اور ترقی پذیر ممالک کے سائنسدان تحقیق کا کام کر سکیں چنانچہ آپ کی یہ دلی خواہش بھی پوری ہوئی اور آپ نے یہ سنٹر اٹلی میں قائم کیا اور آپ کا سب سے بڑا کارنامہ اٹلی کے شہر ٹریسٹ کے مقام پر انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس کا قیام تھا یہ سائنسی مرکز اسلامی اور تیسری دنیا کے سائنسدانوں اور طلبہ کو عالمی سطح کے سائنس دانوں سے تعلیم حاصل کرنے اور ان سے باہم تبادلہ خیالات کا موقع فراہم کرتا ہے قابل ذکر بات یہ ہے کہ 1964ء سے لے کر اب تک چالیس ہزار سائنس دان اس عظیم سائنسی درسگاہ سے استفادہ کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رہے گا آپ ایک نیک دل اور سادہ انسان تھے آپ کو لاتعداد ایوارڈ اور انعامات ملے اور ان سے جو رقم ملی آپ نے پاکستان اور ترقی پذیر ممالک میں سائنس کی ترقی کے لئے صرف کی خصوصاً اس سائنسی مرکز کے لئے۔

حکومت پاکستان نے ملک کے لئے اور سائنس کے میدان میں بے مثال خدمات پر انہیں نشان امتیاز' ستارہ پاکستان اور صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی دیا تھا آپ تیسری دنیا میں سائنس کے میدان میں نوبل انعام حاصل کرنے والے واحد سائنس دان تھے اور گہرے مذہبی انسان تھے آپ کا کہنا تھا کہ سائنس کی جدید ترقی میں مسلمانوں کا بہت دخل ہے جن میں قابل ذکر ماہرین حیان' الخوارزمی' ابن اسحاق الکندی' اور فارابی شامل ہیں ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ سائنس اور مذہب میں کوئی دوری نہیں آپ نے بار بار اس بات کا اعلان کیا کہ ترقی یافتہ ممالک میں اور ترقی پذیر ممالک میں تفریق دولت کی وجہ سے نہیں بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہے آپ نے تیسری دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اٹھو اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں مہارت حاصل کرو ڈاکٹر عبدالسلام نے 70 برس کی عمر پائی آپ کو سائنس کی دنیا میں ایک نامور اور بڑے انسان کے طور پر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کا ترکی کو انتباہ

امریکہ نے اپنے اہم اتحادی ترکی کو جو آج کل اپنے اسلام پسند وزیراعظم نجم الدین اربکان کی وجہ سے امریکی پالیسیوں سے دور ہو رہا ہے' اس کو قبرص کے مسئلے پر دھمکی آمیز تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ وہ قبرص کو دھمکیاں دینا بند کرے۔

امریکہ نے ترکی کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ قبرص کو دھمکیاں دینا بند کرے۔ ترکی کے وزیر دفاع نے قبرص کو دھمکی دی تھی کہ اگر اس نے میزائیل نصب کئے تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے گی۔ امریکہ نے کہا ہے کہ ترکی کی دھمکیاں قابل قبول بین الاقوامی رویہ کی حدود سے تجاوز کے زمرے میں آتی ہیں اور ترکی کا یہ رویہ ناقابل برداشت ہے۔

امریکہ نے ترکی کی اس دھمکی کو مسترد کرتے ہوئے انتباہ کیا ہے کہ ترکی اپنے رویہ پر غور کرے اور دھمکیاں دینا بند کرے۔ لیکن ترکی نے امریکہ کی اس وارننگ کو مسترد کر دیا ہے۔ ترکی کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ہم اپنی سلامتی کے معاملات میں مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ قبرص نے روسی ساخت کے میزائیل نصب کئے تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے گی۔ وائس آف امریکہ کے مطابق کلنٹن انتظامیہ کو اس خطہ میں کشیدگی پر تشویش ہے امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ایلچی اگلے ہفتے یونان اور ترکی کا دورہ کر کے کشیدگی کم کرانے کی کوشش کریں گے۔

OOO

امریکی ایلچی کی مشرق وسطی سے ناکام واپسی

مشرق وسطی کے لئے امریکہ کے ایلچی مسٹر ڈینس راس اسرائیل اور فلسطین کے درمیان کشیدگی دور کرانے میں ناکامی کے بعد اپنے وطن واپس روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر ڈینس راس کو امریکہ کی طرف سے اس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ وہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان مغربی کنارے سے فوجوں کی واپسی کے معاملات پر سمجھوتہ کرادیں تاکہ امن معاہدے کی جملہ شقوں پر عمل درآمد ہو جائے۔ پہلے تو امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے اردن کے شاہ حسین کی موجودگی میں اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو اور فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات کے درمیان مذاکرات کروا کر تعطل دور کروایا۔ لیکن سپر پاور کے صدر کی موجودگی میں بھی بات آگے نہ بڑھی بعد ازاں مذاکرات کا یہ سلسلہ مشرق وسطی کی سرزمین پر منتقل کر دیا گیا۔ اس دوران اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان کشیدگی دور کرنے کی تجاویز پر بحث ہوتی رہی۔ حال ہی میں جب تل ابیب میں بموں کے دو دھماکے ہوئے تو اسرائیل کے انتہاپسند وزیراعظم نے مسٹر ڈینس راس سے مذاکرات کا سلسلہ معطل کر دیا۔

فلسطینی اتھارٹیز اور اسرائیلی افسروں کے درمیان کئی ہفتے تک لاحاصل بات چیت جاری رہی۔ اس دوران یہ قیاس آرائیاں کی جاتی رہیں کہ اسرائیل نے اپنا رویہ بدل لیا ہے اور اب وہ فلسطینیوں کے ساتھ امن معاہدہ کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن جلد ہی اسرائیل اپنی بات سے مکر گیا اور اس نے کشیدگی کو کم کرنے کی کوششوں پر پانی پھیر کر رکھ دیا۔

فلسطینی صدر اور مصر کے صدر کی طرف سے یہ بات دہرائی جارہی ہے کہ اگر اسرائیل نے اپنا رویہ نہ کیا تو مشرق وسطی جو امن کی شاہراہ پر اپنا سفر شروع کر چکا تھا پھر سے کشیدگی اور محاذ آرائی کے دور میں داخل ہو جائے گا۔

امریکہ کے ایلچی مسٹر ڈینس راس کی واپسی خطرہ کا سگنل ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حالات تیزی سے خرابی کی طرف جارہے ہیں۔ اور مشرق وسطی کے سرپر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

تازہ خبروں کے مطابق اردن کے شاہ حسین حالات کی نزاکت کے پیش نظر اسرائیلی وزیراعظم سے ملنے تل ابیب گئے ہیں۔ لیکن ان کا یہ دورہ بھی کامیاب ہوتا نظر نہیں آرہا۔ ابھی تو اسرائیل کی شام سے اور لبنان سے مفاہمت کا مشکل مرحلہ طے ہونا تھا۔ اور فلسطین کے علاقے میں تو امن کا بہت سا کام ہو بھی چکا ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ اسرائیل کی انتہاپسند سیاسی جماعت لیکوڈ پارٹی کے لیڈر کوئی گل کھلا کر رہیں گے۔

OOO

بھارتی وزیراعظم کی جان کو خطرہ

14 جماعتی یونائیٹڈ فرنٹ کے سربراہ اور کرناٹک کے سابق وزیراعلی بھارتی وزیراعظم مسٹر دیوی گاؤڑا کی جان کو خطرہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ تامل علیحدگی پسندوں کے ایک گروپ نے بھارتی وزیراعظم کو قتل کرنے کے ارادہ کا اظہار کر دیا ہے۔ خلیج کے ایک روزنامہ کے مطابق بھارتی خفیہ اداروں کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ کلکتہ میں ہونے والی ایک میٹنگ میں تاملوں نے گاؤڑا کے قتل کی منصوبہ بندی کر لی ہے۔ اس اطلاع کے بعد بھارتی وزیراعظم کی سیکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل سابق بھارتی وزیراعظم مسٹر راجیو گاندھی ایک تامل خودکشی گروپ کی ایک عورت کے ذریعے ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ عورت اپنے جسم کے ساتھ بم باندھ کر راجیو کے قریب چلی گئی تھی۔ بم پھٹنے سے اس عورت کے بھی چیتھڑے اڑ گئے اور راجیو گاندھی کا جسم بھی ٹکڑوں میں بٹ گیا۔

سری لنکا کے تامل گوریلوں کو یہ رنج ہے کہ جب ان کی آزادی کی جدوجہد کامیابی کے قریب تھی اس وقت بھارت نے اپنی افواج سری لنکا میں اتار دی تھیں اور یوں ان کی ساری کوششیں رائیگاں چلی گئیں اور سری لنکا تقسیم ہونے سے بچ گیا تھا۔

OOO

چین کا امریکہ کے خلاف ویٹو

چین نے امریکہ کے خلاف سیکیورٹی کونسل میں ویٹو کر دیا ہے۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں گوئٹے مالا میں امن فوج بھیجنے کی امریکی قرارداد پر رائے شماری ہوئی۔ چین کے ویٹو کی وجہ سے امریکی قرارداد ناکام ہو گئی۔

چین نے یہ بظاہر انتہا پسندانہ قدم اس لئے اٹھایا ہے کہ لاطینی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا کے تائیوان سے قریبی تعلقات ہیں۔ چین نے اس ویٹو کے ذریعے عالمی برادری کو یہ پیغام دیا ہے کہ جو ملک چین کے دشمن تائیوان سے قریبی تعلقات رکھے گا اس کو چین سزا دے گا۔ گوئٹے مالا کو تائیوان سے قریبی تعلقات رکھنے کی سزا دی گئی ہے۔

چین نے دنیا بھر کو یہ پیغام دے رکھا ہے کہ جو ملک تائیوان سے تعلق قائم کرے گا وہ چین سے اپنے تعلقات منقطع سمجھے اور وہ ملک گویا چین کا دشمن ہو گا۔

تائیوان کا جزیرہ جسے فارموسا بھی کہا جاتا ہے چین کا ایک حصہ تھا جہاں پر سابق صدر چیانگ کائی شیک ماؤزے تنگ کی فوجوں سے شکست کھا کر پناہ گزین ہوئے تھے۔ چین کا ہمیشہ یہ کہنا ہے کہ تائیوان اس کا ایک حصہ ہے، اور وہ ایک نہ ایک دن اسے اپنے ملک میں شامل کرلے گا۔ چین میں کیمونسٹ نظام قائم ہے جبکہ تائیوان میں امریکی سرپرستی میں مغرب کا سرمایہ دارانہ نظام قائم ہے۔ اور چین نے کئی بار تائیوان کے خلاف عالمی سطح پر کامیاب دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور تائیوان کو عالمی سطح پر الگ تھلگ کرنے میں کامیابی حاصل کر رکھی ہے۔ چین نے تائیوان کے امریکہ سے بڑھتے ہوئے تعلقات پر بھی کئی بار احتجاج اور غم وغصے کا اظہار کیا ہے۔

OOO

پیرو میں یرغمالیوں کا بحران

پیرو میں باغیوں نے 74۔ افراد کو یرغمال بنا رکھا ہے اس بحران کے حل ہونے کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ پیرو کی حکومت ان باغیوں کا کوئی مطالبہ ماننے کو تیار نہیں تھی۔ لیکن جاپان کے وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ اب صورت حال میں اچانک ایک مثبت تبدیلی رونما ہوئی ہے اور پیرو کی حکومت کے باغیوں کے ساتھ مذاکرات کا امکان پیدا ہوا ہے۔

یہ یرغمالی جاپانی سفیر کی رہائش گاہ پر ایک تقریب میں جمع تھے کہ باغیوں نے ہلہ بول کر ان کو یرغمال بنالیا۔ اس وجہ سے اس بحران میں جاپان ملوث ہو چکا ہے۔ جاپان نے بتایا ہے کہ امکان ہے کہ اس ہفتے میں پیرو کی حکومت اور باغیوں کے درمیان بات چیت شروع ہو جائے گی۔ اس سے اس بحران کا کوئی حل سامنے آنے کی امید کی جا سکتی ہے۔ پیرو کی حکومت اس بحران کو حل کرنے کے لئے طاقت کا استعمال چاہتی ہے مگر جاپان اسے ایسا کرنے کی اجازت دینے سے مسلسل انکار کر رہا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے یرغمالیوں کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

OOO

بلغاریہ میں اپوزیشن کے مظاہرے

بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ میں رات بھر تشدد جاری رہا جس میں ایک سو کے قریب افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ پولیس اور سوشلسٹ مخالفوں کے درمیان پھر سے جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔ بلوہ اس وقت شروع ہوا جب پولیس نے احتجاجی مظاہرین کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ اپوزیشن کے ان ارکان نے ایوان صدر پر اس وقت پتھراؤ کیا جب وہاں پر قومی سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا تھا۔ مظاہرین ملک کے اقتصادی بحران پر برہم ہیں اور ملک میں نئے انتخابات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بلغاریہ کی حکومت اپوزیشن کا مطالبہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔

بلغاریہ ماضی قریب میں کیمونسٹ ملک تھا۔ سابق سوویت یونین کے زیر اثر تھا۔ سوویت یونین میں کیمونزم کا دور ختم ہونے کے بعد جہاں دیگر مشرقی یورپی ممالک میں آزادی کی لہر آئی وہاں بلغاریہ نے بھی کیمونزم کی غلامی کا جوا اپنے گلے سے اتار پھینکا لیکن اب بھی وہاں پر سوشلسٹ عناصر بڑی قوت میں ہیں اور حالیہ شورش انہی کی پھیلائی ہوئی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

وقف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہمیں اب سلسلے کی ضروریات کے لئے بہت سے نئے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے اس وقت ہمیں ایسے نوجوان درکار ہیں جن کو ہم انگلستان امریکہ اور دوسرے یوروپین ممالک میں بھیج سکیں۔ اس طرح افریقہ وغیرہ کے لئے ہمیں سینکڑوں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ان کی جگہ نئے آدمی بھیجنے اور انہیں واپس بلانے کے لئے ہمیں اور آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح ترقی کرتا چلا جائے گا۔ پس نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ خدمت دین کے لئے آگے آئیں اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں میں بھی وقف کی تحریک کو مضبوط کریں۔ ہمارے کاموں نے بہرحال بڑھنا ہے لیکن انہیں تکمیل تک اسی صورت میں پہنچایا جا سکتا ہے جب زیادہ سے زیادہ نوجوان خدمت دین کے لئے آگے آئیں۔

ان نصائح کے ساتھ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور وہ بوجھ جسے ہمارے کمزور اور ناتواں کندھے نہیں اٹھا سکتے اسے خود اٹھالے اور ہمیں اپنی موت تک دین حق اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کرتا چلا جائے۔ ہم کمزور اور بے بس ہیں لیکن ہمارا خدا بڑا طاقت ور ہے اس کے صرف کن کہنے کی دیر ہوتی ہے کہ زمین و آسمان میں تغیرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آؤ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کریں کہ وہ ہم پر اپنا فضل نازل فرمائے ہمیں اپنی رضا اور محبت کی راہوں پر چلائے اور ہمارے مردوں اور عورتوں اور بچوں کو اس امر کی توفیق بخشے کہ وہ دین کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں سے کام لیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں منافقت سے بچائے۔ ان کے ایمانوں کو مضبوط کرے۔ ان کے دلوں میں اپنا سچا عشق پیدا کرے۔ اور انہیں دین کی بے لوث خدمت کی اس رنگ میں توفیق بخشے جس رنگ میں (-) کو ملی۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی آئندہ نسلوں کو بھی دین کا سچا خادم اور دین حق کا بہادر سپاہی بنائے۔ اور انہیں ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

(تقریر بر سالانہ جلسہ 28۔ دسمبر 1960ء)

○○○

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد اشرف صاحب بابت ترکہ مکرم محمد شریف صاحب)

مکرم محمد اشرف صاحب ساکن کوارٹر نمبر 152 صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم محمد شریف صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ایک قطعہ نمبر 17/3 واقعہ محلہ دار البرکات ربوہ برقبہ 10 مرلہ 75 مربع فٹ موجود ہے۔ ان کے ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ان میں سے مکرم کرامت اللہ صاحب اور میرا حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ مکرم کرامت اللہ صاحب (پسر)
۲۔ مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب (پسر)
۳۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (دختر)
۴۔ محترمہ صفیہ بی بی صاحبہ (دختر)
۵۔ مکرم محمد اشرف صاحب (پسر)
۶۔ محترمہ بشریٰ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

انٹرکام ایکسچینج
ٹیلی فون ایکسچینج۔ الیکٹرونکس پارٹس سپلائی
امپورٹر
ایکسپورٹر
لیڈرز انٹرپرائیزز
11۔ میونسپل کمپلیکس K/C مری روڈ راولپنڈی
فون دفتر: 552388
559379
فیکس: 553003

درخواست دعا

○ مکرم میجر عبد الرحمان صاحب مقیم اسلام آباد بعارضہ قلب اور بعض دیگر عوارض سے ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ کے بعد پراسٹیٹ کا اپریشن بھی متوقع ہے۔

اسی طرح مکرم شیخ مظفر حسن صاحب مقیم لاہور کینٹ بھی بعارضہ قلب بیمار ہیں ان کا بائی پاس آپریشن بھی جلد ہونے والا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم منظور قادر خان صاحب (سیکرٹری مال) جماعت احمدیہ بھیرہ ولد عبد المالک خان (وفات یافتہ) کے گھر میں چند روز پہلے سوئی گیس کا مین پائپ لیک ہونے کی وجہ سے گھر میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے ان کی والدہ صاحبہ کا منہ ٹانگیں اور ہاتھ جھلس گے اور چھوٹا بیٹا جو کہ وقف نو میں ہے کا چہرہ اور دایاں ہاتھ جھلس گیا۔ ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یاسین صاحب سکنہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 21- دسمبر 1996ء کو دائیں جانب فالج کا شدید حملہ ہوا ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منور احمد عامر صاحب مقیم کینیڈا کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت مباسل احمد مبارز نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مجید احمد صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت منداور خادم دین بنائے۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت کا اعزاز

○ گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرگودھا کے بین الکلیاتی مقابلہ جات کے سلسلہ میں 18- نومبر 96ء کو منعقدہ مشاعرہ میں جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات مندرجہ ذیل انعامات کی حقدار قرار پائیں۔

عزیزہ ثمینہ عظمت۔ دور نظم میں اول
عزیزہ صادقہ عنبر۔ دور غزل میں سوم

مشاعرہ کے اختتام پر محترمہ پرنسپل صاحبہ گورنمنٹ کالج سرگودھا نے ان طالبات کو انعام عطا کئے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ - قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین میں ایم فل میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ بیالوجی۔ بایوٹیکنالوجی۔ کیمسٹری۔ میتھ۔ فزکس۔ ارتھ سائنسز۔ انٹرنیشنل Relations۔ اکنامکس۔ امریکن سٹڈیز۔ پاکستان سٹڈیز۔

تمام مضامین میں درخواست دھندہ کا ماسٹرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم۔/100 روپے کے عوض بک شاپ سے یا 120 روپے کا کراس پوسٹل آرڈر بنام خازن قائد اعظم یونیورسٹی ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں، متعلقہ چیئرمین تک فارم پہنچنے کی آخری تاریخ 30- جنوری 97ء ہے۔ داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔

(نظارت تعلیم)

گمشدگی سامان

○ مورخہ 12- جنوری 1997ء کو ایک کالے رنگ کا پلاسٹک بیگ محلہ فیکٹری ایریا کے ریلوے پھاٹک کے قریب کہیں گر گیا ہے۔ جس میں چند امانتیں تھیں۔ جن میں دو عینکیں نظر کی، چند خطوط، ایک نکاح فارم (یہ نکاح ابھی ہونے والا ہے بہت ضروری فارم ہے) اور ایک سونے کا سیٹ تھا۔ جس کو بھی ملا ہو وہ برائے مہربانی فون نمبر 211322 پر اطلاع کر دے یا مکان نمبر 11/36 فیکٹری ایریا ربوہ میں پہنچا دیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میجر (ر) عظمت اللہ خان صاب ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب ساہی ساکن چک نمبر 88 جھنگ برانچ ضلع فیصل آباد کچھ عرصہ سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھے بعد میں ہرنیا اور یرقان کی تکلیف ہو گئی۔ تکلیف زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ہرنیا کا اپریشن CMH حیدر آباد میں کروانا پڑا جس کے بعد جگر نے کام کرنا چھوڑ دیا اور مورخہ 4- جنوری 1997ء کو قریباً 48 سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ ان کا جنازہ ان کے بڑے بھائی مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب حیدر آباد سے ربوہ لیکر آئے مورخہ 8- جنوری کو بیت المبارک میں بعد از ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے جنازہ پڑھایا موصی ہونے کی وجہ سے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں کی گئی۔ مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال (خرچ) نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

اہم اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور کے تحت ایم۔ اے پرائیویٹ کا امتحان دینا چاہتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال سے پرائیویٹ طلبہ بھی وہی نصاب اور کورسز پڑھیں گے جو ریگولر طلبہ پڑھتے ہیں جس میں پارٹ I اور پارٹ II کا علیحدہ علیحدہ نصاب ہے۔ یہ امتحان اکتوبر 1997ء میں متوقع ہے اور سنگل فیس 600 روپے کے ساتھ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-6-1 ہے۔

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند احباب سے کلچرل سکالر شپ اور ٹیکنیکل Assistance پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دھندہ کا کم از کم 3 سال کسی تعلیمی ادارے / ریسرچ ارگنائزیشن میں کام کیا ہونا ضروری ہے۔ عمر کی حد 35 سال ہے۔

درخواست دھندگان 6- جنوری 97ء کے ڈان میں بتائے گئے فارمیٹ (Format) کے مطابق درخواستیں ہمراہ تعلیمی اسناد۔ تفصیلی مارک شیٹ۔ کام کرنے کا سرٹیفکیٹ وغیرہ کے ساتھ مورخہ 31- جنوری 1997ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر
کمرہ نمبر 227- بلاک- ڈی
پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد

(نظارت تعلیم)

بجلی بند رہے گی

○ محکمہ بجلی کے اعلان کے مطابق مورخہ 14- جنوری سے 20- جنوری تک روزانہ (سوائے جمعہ 17- جنوری) صبح 9 بجے سے 3 بجے سہ پہر تک بجلی بند رہا کرے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے بے نظیر حکومت کی برطرفی کے خلاف دائر کردہ درخواست کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا کہ عدالت یہ جائزہ لے سکتی ہے کہ 58(2) بی صحیح استعمال ہوئی ہے یا نہیں۔ 1977ء کے آئین میں یہ آرٹیکل موجود نہیں تھا۔ یہ ریمارکس انہوں نے اس وقت دیئے جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے سینئر وکیل مسٹر اعتزاز احسن دلائل دے رہے تھے کہ امن وامان صوبائی مسئلہ ہے اس کی خرابی کی وجہ سے قومی اسمبلی نہیں توڑی جاسکتی۔ ہاں 1977ء جیسے حالات پیدا ہو جائیں تو اسمبلی توڑی جاسکتی ہے۔ اس پر فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ 1977ء کے مارشل لاء کا نفاذ درست تھا۔ آج 58(2) بی مارشل لاء کا نعم البدل ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ شیروانی سے کاغذ نکال کر اسمبلی نہیں توڑی جاسکتی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے ٹیلی ویژن پر عدالتی کارروائی کی جانبدارانہ رپورٹنگ کی تحقیقات کی ہدایت کی ہے اور ذرائع ابلاغ کو کہا ہے کہ وہ قانونی آزادی کا استعمال احتیاط سے کریں۔ مسٹر اعتزاز احسن نے اعتراض کیا کہ پی ٹی وی نے مجھ پر جارحانہ اور غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرنے کا الزام لگایا تھا۔

○ ایک اخبار نے اپنی ایک خبر میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ فوج نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے یہ کہا تھا کہ موجودہ سیٹ اپ ہٹا کر غیر جانبدار حکومت بنائیں۔ صدر نے فوج کی تجویز ماننے کی بجائے مستقل بنیادوں پر قومی سلامتی کونسل تشکیل دے دی۔ فوج نے صدر کو یہ یادداشت پیش کی کہ الیکشن تک عارضی سلامتی کونسل قائم کی جائے۔ مستقبل کا فیصلہ اگلی پارلیمنٹ کرے گی۔ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد کو اس سے بالکل بے خبر رکھا گیا۔ صدر نے اپنی دانست میں اگلی حکومت پر شکنجہ کس دیا ہے۔ اگر نواز شریف 110 سیٹیں لینے میں کامیاب ہو گئے تو صدر کی بجائے وہ ڈکٹیٹ کرانے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ نواز شریف 90 سیٹیں جیت رہے ہیں۔ بڑی گیم سینٹ کے انتخابات کے لئے کھیلی جا رہی ہے۔ مسلم لیگ پر دباؤ ڈالا جارہا ہے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ فوج نے نگران سیٹ اپ ہٹانے کے لئے دباؤ نہیں ڈالا۔ قومی و دفاعی سلامتی کونسل 3 فروری کے بعد نئی حکومت کے لئے مسائل کا باعث نہیں بنے گی۔ یہ ایک مشاورتی کونسل ہے لوگ مشاورت سے خوفزدہ کیوں ہیں؟ یہ ہمارے کلچر کا حصہ ہے۔ صدر مملکت نے یہ باتیں پشاور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ میں سیاست میں فوجی مداخلت کے خلاف ہوں۔ فوج کو مشاورت میں شامل کرنے سے بعض لوگوں کو نجانے کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔ کونسل سے نہ صرف سیاسی واقتصادی استحکام پیدا ہو گا بلکہ 58(2) بی کے استعمال کا خطرہ بھی کم ہو جائے گا۔ سیاستدانوں کے خلاف ایوان صدر میں کوئی سیل Cell نہیں بنایا گیا۔ کرپشن کی وجہ سے حکومت ختم کی گئی اب عوام ووٹ کے ذریعے کرپٹ سیاستدانوں کا احتساب کریں۔ بعض رہنماؤں نے مجھے الیکشن ملتوی کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ صدر نے پشاور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہ فریڈم آف انفارمیشن کا قانون دو ہفتوں تک آجائے گا۔ جس سے بے ایمانی لوٹ مار اور گڑبڑ کو روکنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی حکومت نئے قوانین کو رول بیک نہیں کر سکے گی۔

○ صدر مملکت نے اعلان کیا ہے کہ اقتصادی بحران ہے مہنگائی اور بڑھے گی۔ افراط زر کی شرح بہت بڑھی ہے جس کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آئی ایم ایف سے بے نظیر کی شرائط پر عمل کرتے تو ملک دیوالیہ ہو جاتا۔ اب ملک کا مستقبل محفوظ ہے۔ نگران حکومت کو کرپٹ کہنے والے خود کرپٹ ہیں۔ کرپشن کی کوئی بدبو نہیں آرہی۔ میں نے کسی قسم کی اقرباء پروری سے کام نہیں لیا۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کی موجودگی میں پاکستان ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پہلے میرے والد کو شہید کیا گیا۔ پھر شاہنواز کو اب بھٹو خاندان کے آخری چشم وچراغ کو بھی قتل کر دیا گیا ہے۔ مرتضیٰ بھٹو کو میری حکومت ختم کروانے کے لئے قتل کروایا گیا۔ ان باتوں سے اپنی راہ سے نہیں ہٹوں گی۔ ہم نے دہشت گردی کا خاتمہ کیا۔ قائد عوام کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک ہونے سے بچایا۔ دیہات کو بجلی اور گیس پہنچائی۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کا اہتمام کیا۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ کے صدر نواز شریف نے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بدامنی بے روزگاری اور فحاشی بے نظیر دور کے تحفے ہیں۔ عوام ڈگڈگی بجانے والوں کے چکر میں نہ آئیں۔ مداری باز اور چکر باز آئیں گے۔ کسی کے پاس امریکی ڈالر کسی کے پاس یہودی سرمایہ ہو گا۔ انہوں نے جھنگ بھوانہ اور شاہ جیونہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سیاست سے لوٹوں کا صفایا کردیں گے۔

○ امریکہ کے ممتاز ہفت روزہ جریدے نیوزویک نے لکھا ہے کہ بے نظیر سیاست پر چھائی ہوئی ہیں۔ لیکن نواز شریف کی کامیابی کے امکانات زیادہ ہیں۔ بے نظیر بھٹو کی حکومت ختم ہو گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ بھٹو خاندان کے نام کی قوت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اخبار نے لکھا ہے کہ بے نظیر کی دونوں حکومتیں آصف زرداری کی وجہ سے گئیں۔ سیاسی وقار بلند رکھنے کے لئے نواز شریف اور بے نظیر کو نااہل قرار نہیں دیا گیا۔ بے نظیر سیاست میں سرگرم ہیں۔

○ برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر نے کہا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاری کے لئے پاکستان میں سیاسی استحکام ضروری ہے علاقائی امن کے لئے مسئلہ کشمیر حل ہونا چاہئے۔ سرمایہ کاری کے معاہدوں پر سیاسی استحکام کی موجودگی میں ہی موثر عمل درآمد ہو سکتا ہے۔ پاکستان بیرونی سرمایہ کاری کے لئے بہترین ملک ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ پاکستان میں عدم استحکام نہیں ہے۔ بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے آزادانہ مواقع دستیاب ہیں سیاسی تبدیلیوں کے باوجود ملکی تجارتی پالیسی میں کوئی تبدیلی سامنے نہیں آئی۔ بیرونی سرمایہ کار اپنی پسند کے شعبہ میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ پاکستان کی سیاسی صورت حال سے تشویش میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔

○ صدر مملکت نے تمام قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ کے روز نماز استسقاء ادا کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم کرے اور بارش برسادے۔

○ پاکستان سہ فریقی ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز کو ہرا کر فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ ویسٹ انڈیز پہلے ہی پوائنٹس کی بناء پر فائنل میں پہنچ چکا ہے۔ سترہ سال میں پہلا موقعہ ہے کہ آسٹریلیا فائنل میں نہیں پہنچا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور صدر مملکت کی آخری ملاقات میں خاصی تلخی ہوئی۔ صدر نے کہا کہ کیا آپ فرانس کی ملکہ ہیں؟ سابق وزیر اعظم نے کہا کہ چیف جسٹس حکومت کا حصہ ہیں۔ اس ملاقات میں محترمہ بے نظیر کے ان ریمارکس پر صدر غصے میں آگئے اور انہوں نے حکومت توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔

○ برطانوی وزیر اعظم بھارت ' بنگلہ دیش اور پاکستان کا دورہ مکمل کر کے برطانیہ روانہ ہو گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور طارق رحیم ملاقات نے سابق وزیر اعظم کا دوغلا پن بے نقاب کر کے رکھ دیا ہے۔ سابق وزیر اعظم بظاہر نگرانوں پر تنقید کر رہی ہیں لیکن درپردہ خفیہ ملاقاتوں نے واضح کر دیا ہے کہ موقع پرستی کون کر رہا ہے۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ صرف 8 برس میں پاکستان کو کرپٹ ترین ملک بنا دیا گیا ہے سابق حکمرانوں نے ملک و قوم کو ہمیشہ دھوکا دیا۔ اب عوام مزید بے وقوف بننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ داؤد خیل اور کالا باغ میں انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم چوروں اور لٹیروں سے لوٹا ہوا مال واپس لیں گے۔

○ متحدہ دینی محاذ نے کہا ہے کہ عوام انتخابات سے قبل احتساب چاہتے ہیں۔

جرمن پیک ادویات رعائتی نرخوں پر دستیاب ہیں
آجکل اوقات 9 بجے تا 1 بجے شام 6 بجے تا 7 بجے
فرحت کلینک (ہومیو) نزد بیت راجیکی ربوہ

سیل • سیل • سیل
الفردوس کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213161
بابرکت ایام میں غریبوں کیلئے ہر قسم کے کپڑے پر خاص رعایت فائدہ اٹھائیں

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت
• بغیر ٹانکے کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
دیانت و اعتماد کا مظہر
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم ، رضوان اسلم

اسلام آباد میں آپ کا اپنا گھر
ہوٹل HOST INN
تمام سہولتوں سے آراستہ
ایمبیسی روڈ کے قریب
احباب جماعت کیلئے سپیشل ڈسکاؤنٹ • فون کال پر بکنگ کی سہولت موجود ہے
HOST INN کو بہترین خدمت کا موقع دیں
فون: 262645 250362
مرکز F-8 3-A/1 کاغان روڈ ایوب مارکیٹ اسلام آباد
MARKAZ F-8/. 3-A/1 KAGHAN ROAD AYUB MARKET ISLAMABAD